تقریر بابت خاندان مسیح موعودؑ
وقت 5-7 منٹ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

محترم ڈاکٹر سیّد تاثیر مُجتبیٰ صاحب

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ(التوبہ:112)

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (خدا کی راہ میں) سفر کرنے والے، (اللہ کو) رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیک باتوں کا حکم دینے والے اور بُری باتوں سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے، (سب سچے مومن ہیں) اور تُو مومنوں کو بشارت دے دے۔

معزز سامعین! میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ سیرت **"محترم ڈاکٹر سیّد تاثیر مُجتبیٰ صاحب"**

مکرم ڈاکٹر سیّد تاثیر مجتبیٰ صاحب، مکرم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب اور مکرمہ سیّدہ نصرت آرا کے ہاں مؤرخہ 20 جون 1951ء کو پیدا ہوئے۔
ڈاکٹر صاحب کے خاندان میں احمدیت آپ کے والد کے کزن حضرت سید فخر الاسلام صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے آئی تھی لیکن ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ صاحب کے والد سیّد غلام مجتبیٰ صاحب نے اپنی طالب علمی کے زمانے میں 1938ء میں بیعت کر کے احمدی ہوئے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے نصرت جہاں سکیم کے تحت وقف کی تحریک فرمائی تو ڈاکٹر صاحب موصوف کے والدِ محترم ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب کراچی میں سول سرجن کے طور پر کام کر رہے تھے۔ اس تحریک پر انہوں نے وہاں سے پنشن لی اور وقف کر کے 1970ء میں افریقہ چلے گئے اور 1999ء تک گھانا، نائیجیریا، سیرالیون میں خدمات سرانجام دیں۔
ڈاکٹر سیّد غلام مجتبیٰ صاحب نے اپنے بیٹے تاثیر مجتبیٰ صاحب کو بطور واقف زندگی ڈاکٹر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ تاثیر صاحب اس وقت ابھی میڈیکل کے طالب علم تھے۔ آپ نے اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میڈیسن کی۔ کچھ دیر دو سال کے قریب فوج میں کام کیا۔ پھر سول ہسپتال کراچی میں کام کیا۔ پھر جناح ہسپتال کراچی میں کچھ عرصہ کام کیا اور 1982ء میں انہوں نے تین سال کے لیے وقف کیا اور پہلی مرتبہ مجلس نصرت جہاں کے تحت آپ کو مؤرخہ 28 اپریل 1982ء کو گھانا بجھوایا گیا۔ جہاں آپ کو یادگار اور نمایاں خدمات کی توفیق ملی۔
آپ کی شادی مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب اور صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ کی بیٹی مکرمہ سیّدہ امۃ الرؤف صاحبہ سے ہوئی۔ صاحبزادی امۃ الحکیم صاحبہ حضرت مصلح موعودؓ کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے مکرم سیّد صبیح احمد صاحب اور ایک بیٹی مکرمہ سیّدہ ہبۃ الرؤف صاحبہ زوجہ مکرم صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب سے نوازا۔ آپ کی صاحبزادی مکرمہ سیّدہ ہبۃ الرؤف صاحبہ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بہو ہیں۔
سامعین! آپ نے ابتداء میں گھانا کے ایک ہسپتال ٹیچی مان میں کام کیا پھر احمدیہ ہسپتال اسکورے (گھانا) جس کا آغاز آپ کے والد محترم ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے 1971ء میں کیا تھا وہاں ڈاکٹر تاثیر صاحب کو خدمت کا سلسلہ جاری رکھنے کا موقع ملا۔ آپ نے وہاں اپنے والد کے ساتھ تین سال کام کیا اور ان سے ہی سرجری بھی سیکھی، وہ بڑے اچھے سرجن تھے۔ گھانا میں ڈاکٹر تاثیر صاحب نے تقریباً اکیس سال اور پھر سترہ سال فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔
آپ افریقہ میں قریباً ہر قسم کے اور بہت بڑے بڑے آپریشنز نہایت کامیابی سے کرتے رہے تھے لیکن جب فضل عمر ہسپتال تشریف لائے تو شروع میں کئی روز تک خود آپریشن کرنے کی بجائے دیگر سرجنز کے کام کا بغور مشاہدہ کرتے رہے کہ اُن کے طریق ہائے سرجری کیا کیا ہیں اور مریضوں کے علاج میں اُن سے کس کس طرح فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ عام طور پر دیکھا یہ گیا ہے کہ رُتبے، تجربے اور عمر میں انسان بڑا ہو جائے تو کام کرتے ہوئے بالعموم کسی چھوٹے کے مشورے پر عمل کرنا تو درکنار، بسا اوقات سُننا تک گوارا نہیں کرتا لیکن ڈاکٹر تاثیر صاحب اِس پہلو سے بھی نہایت بلند حوصلہ رکھنے والے وجود تھے۔ کسی سرجری کے دوران اگر آپ کی معاونت کرنے

والے جونیئر ڈاکٹر یا سٹاف نرس کوئی مشورہ دیتا تو آپ نے کبھی بُرا نہیں منایا بلکہ اگر مناسب ہوتا تو بہت خوشدلی کے ساتھ اُس پر عمل کیا کرتے۔ سٹاف کو کئی مرتبہ فکر ہوتی کہ اتنا مشکل کیس کیسے ہو گا۔ لیکن آپ بہت اعتماد کے ساتھ اپنے کام کو جاری رکھتے اور بعض اوقات یہ بھی فرماتے کہ اب جو کرنے لگا ہوں اُسے دیکھ کر پریشان نہیں ہونا۔ مجھے خود بھی معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کیسے درست سمت میں میری رہنمائی فرما دیتا ہے۔ سرجری ختم ہونے کے بعد سرجری میں مدد فراہم کرنے والے سٹاف کا شکریہ ادا کرتے اور اُنہیں دعا دیتے۔ مریضوں کو چھٹی کے بعد بھی چیک کر رہے ہوتے تھے اور کہتے کہ چھٹی کے بعد مریض ہسپتال میں آتے ہیں تو بجائے اس کے کہ یہ مریض اسی طرح بغیر علاج کے واپس چلے جائیں تو اچھا نہیں اِس لیے مَیں دیکھ لیتا ہوں۔

سامعین! محترم ڈاکٹر صاحب موصوف تحمّل، بُردباری، عاجزی، سادگی، تعاون علی الخیر، اخلاص و وفا، صبر و استقامت اور ہمدردی خلق کا نہایت اعلیٰ نمونہ تھے۔ نہایت سکون اور اطمینان سے کام کرتے تھے۔ کسی سے کبھی ناراض ہوئے نہ ہی کسی کو کبھی ناراض کیا۔ آپ کسی کے کام میں مداخلت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے کاموں کو بھی دوسروں کی آسانی کے مطابق ترتیب دے لیا کرتے تھے۔ آپ اپنے علم میں اضافے کے لیے ہمیشہ کوشاں دکھائی دیتے۔ افریقہ میں قیام کے دوران جو کام وہاں کرنے کی سہولت میسر نہیں تھی ربوہ آنے کے بعد باوجود عمر رسیدہ ہونے اور بیمار ہونے کے جب بھی موقع ملتا کچھ نیا سیکھنے کی کوشش کرتے دکھائی دیتے۔ آپریشن تھیٹر میں کام کرتے ہوئے بھی کئی مرتبہ اُن کی طبیعت خراب ہو جاتی لیکن جیسے ہی طبیعت میں کچھ بہتری آتی پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو جاتے۔ اپنے علم و ہنر میں اضافہ اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے آپ آخر دم تک کوشاں رہے۔

بہت شریف النفس اور کم گو شخصیت کے مالک تھے، بڑی نرمی سے اور شگفتگی سے اور محبت سے اور عجز و انکسار سے بات کرتے تھے۔ دوسروں سے ہمیشہ مسکرا کر حال پوچھا کرتے۔ آپ کو دنیاوی علم کے ساتھ جماعتی کتب اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کا بھی گہرا لگاؤ تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ 29 اکتوبر 2021ء میں آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ

”حنیف محمود صاحب بھی لکھتے ہیں کہ انتہائی میانہ روی اور انکساری نظر آتی تھی۔ واقفین کے ساتھ بہت پیار اور محبت کا سلوک کرتے تھے۔ ایک دفعہ ان کی اہلیہ بیمار ہوئیں تو اُن کا علاج کیا بلکہ کہتے ہیں کہ ہم ویسے مشورے کے لیے گئے تھے دکھانے تو گئے نہیں تھے۔ انہوں نے کہا کہ پرچی؟ ہم نے کہا پرچی نہیں بنی تو فوری طور پہ اپنے مددگار کو بلایا اور اپنی جیب سے سو روپیہ نکال کے اس کو دیا کہ جا کے ان کی پرچی بنوا کے لے آؤ اور ہمارے کہنے کے باوجود بھی پیسے نہیں لیے۔ لکھتے ہیں کہ معصوم چہرے کے ساتھ انسان کے روپ میں ایک چلتا پھرتا فرشتہ تھے۔ خاموش طبع وجود تھے اور مسجد مبارک میں بھی نماز پڑھنے آتے تو بڑی خاموشی کے ساتھ آتے اور لمبی نمازیں ادا کرتے۔“

سامعین! بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ مالی قربانی کا خاص شغف رکھتے تھے۔ تحریک جدید کا چندہ ہر سال اول وقت میں اعلان ہونے کے فوراً بعد خود آ کر دفتر مال اول میں جمع کروا دیتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس کے 2004ء کے افریقہ کے دورہ میں محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کو بھی حضور کے ساتھ ہمرکابی کا شرف حاصل ہوا۔ اِس دورہ میں بینن میں اطہر زبیر صاحب چیئر مین ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے بیان کے مطابق مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کی نظر ایک عورت پہ پڑی جو کچھ بے چین سی نظر آئی۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے کہا کہ اس سے پوچھو کیا وجہ ہے؟ تو اُس نے کہا کہ مَیں تو خلیفۃ المسیح کو ملنے آئی ہوں۔ جو کچھ میرے پاس تھا وہ مَیں نے خرچ کر دیا ہے۔ واپسی کے پیسے میرے پاس نہیں تو ڈاکٹر صاحب نے کہا اچھا! اس کو تیس ہزار فرانک سیفا دے دو۔ اُس وقت اُس زمانے میں یہ تقریباً ایک مہینے کی ایک عام آدمی کی تنخواہ کے برابر رقم تھی جو ڈاکٹر صاحب نے فوراً ادا کر دی۔

آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرؤف صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ

”گھانا میں ایک دفعہ بہت سخت بیمار ہو گئے۔ بڑی تکلیف میں رات گزری اور بڑی خطرناک حالت تھی۔ فجر کے وقت کہنے لگے کسی نے سلام کیا ہے۔ دیکھو! کون ہے؟ مَیں نے کہا دروازہ بند ہے کوئی اندر نہیں آسکتا۔ ایک گھنٹے کے بعد پھر مجھے انہوں نے کہا کہ مجھے سلام کی آواز آئی ہے۔ کسی نے سلام کیا ہے اور اس کے بعد پھر اللہ کے فضل سے ان کی طبیعت بہتر ہونا شروع ہوئی اور ٹھیک ہو گئے۔ اس کے بعد کہتی ہیں مَیں نے ان کے لیے دعا بھی کی تو اِس طرح گھانا میں مجھے یہی بتایا گیا کہ ان کی عمر لمبی ہو گی۔ کہتی ہیں کہ بہت عاجز، بے نفس اور بے ضرر انسان تھے۔ کبھی کسی کی بُرائی اور غیبت یا شکایت نہیں کی۔ اگر کوئی کر بھی رہا ہو تا تو بالکل خاموش رہتے۔“

مکرم مبارک احمد طاہر صاحب الفضل آن لائن مورخہ 7جنوری 2022ء میں آپ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ

”مجھے علم تھا کہ مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب لمبا عرصہ افریقہ میں گزارنے کی وجہ سے مختلف عوارض اور بیماریوں کا شکار تھے۔ چنانچہ شام کے کھانے سے فارغ ہو کر خاکسار نے ڈاکٹر صاحب سے کہا کہ آپ کو افریقہ میں بہت سال ہوگئے ہیں۔ اب آپ بیمار بھی رہتے ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں کہ خاکسار حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کرے کہ اب آپ کا ربوہ میں فضل عمر ہسپتال میں تبادلہ فرمادیں۔ ڈاکٹر صاحب کو یہ پیشکش قبول کرنے میں شرح صدر نہیں تھا۔ لیکن پھر بھی یہی کہا اگر آپ مناسب خیال کریں تو حضور کو تبادلہ کا کہہ دیں۔ اگلے دن صبح جب ملاقات ہوئی تو محترم ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کہ کل رات جو ہمارے تبادلہ کی بات ہوئی تھی وہ رہنے دیں۔ مَیں نے اندازہ لگایا کہ جب ڈاکٹر صاحب نے میری تجویز کا ذکر اپنی بیگم صاحبہ سے کیا ہو گا تو بیگم صاحبہ کا یہی مشورہ ہو گا کہ خود کہہ کر تبادلہ نہیں کروانا تا کہ وقف کی روح پر آنچ نہ آئے۔ وقف کا تقاضہ ہے کہ جب تک حضور خدمت میں رکھیں خاموشی سے اور بشاشت سے اور ہر تکلیف برداشت کرتے ہوئے کام کرتے چلے جانا ہی بابرکت اور مناسب ہے۔ پھر ایسا ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ بعد از خود ان کی پاکستان واپسی کا حکم فرمایا۔ اس طرح مکرم ڈاکٹر صاحب کا افریقہ میں عرصہ خدمت تقریباً 21 سال بنتا ہے۔“

سامعین! مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے اوسوکورے (Asokore) ہسپتال کے احاطے میں ایک مسجد بھی بنوائی۔ آپ کو تبلیغ کا بھی بہت شوق تھا۔ یوں کہا جاسکتا ہے کہ آپ کی موجودگی میں احمدیہ ہسپتالوں میں مادی اور روحانی علاج ہو رہا ہوتا۔ آپ طبّی علاج کے ساتھ ساتھ مریضوں کو اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا رہے ہوتے تھے۔ جس جس زبان کے مریض ہسپتال میں علاج کے لئے آتے اُس اُس زبان کا لٹریچر ہسپتال میں رکھا ہوتا اور وہ مریضوں میں مفت بانٹتے تھے۔ بالخصوص عربی زبان جاننے والے موریطانیہ کے لوگوں کے لئے عربی لٹریچر کے علاوہ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب کی عربی زبان میں کیسٹس موجود ہوتیں اور اِن کو سننے کے لئے دیتے۔ ایک دفعہ کیتھولک کے پادری صاحب آپریشن کی غرض سے ہسپتال آئے تو جماعت اور اِس کے عقائد پر مشتمل قیمتی کتب خرید کر اُنہیں دیں تا کہ اِس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے۔ علاقہ کے لوگوں نے پادری صاحب سے پوچھا کہ یہاں بے شمار دوسرے ہسپتال ہیں آپ ایک گاؤں کے ہسپتال میں کیوں آئے ہیں تو پادری صاحب نے جواب دیا کہ مَیں پوری تحقیق کے بعد یہاں آیا ہوں مجھے بتایا گیا تھا کہ شفاء احمدیہ ہسپتال میں ہے۔ ڈاکٹر صاحب ایک دعا گو وجود تھے۔ مریضوں کے لئے راتوں کو اُٹھ کر دعا بھی کیا کرتے اور صدقات بھی دیتے تھے۔

سامعین کرام! پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی وفات کے بعد خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”بہرحال ڈاکٹر صاحب ایک بے نفس اور خدمتِ خلق کرنے والے انسان تھے اور اپنے پیشے کو انہوں نے اِسی کام کے لیے استعمال کیا۔ اِن کے والد صاحب میں اور اِن میں مَیں نے یہ خصوصیت خود بھی دیکھی ہے کہ غریب مریضوں کو علاج کے علاوہ مفت دوائی کے ساتھ خوراک کے لیے بھی رقم دے دیتے تھے بلکہ انڈے اور دودھ منگوا کے رکھتے تھے جو مریضوں کو دیتے تھے کہ تمہاری کمزوری دور کرنے کے لیے ضروری ہے۔ دوائیاں بھی مفت دیتے تھے۔ ساتھ خوراک بھی مفت دیتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ استعمال کرو تا کہ تمہاری صحت ٹھیک ہو۔

ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے بھی گھانا میں بڑی خدمت کی ہے لیکن ڈاکٹر تاثیر مجتبیٰ نے اس کام کو اَور بھی آگے بڑھایا اور مَیں خود بھی کئی گھانیوں سے، ان لوگوں سے واقف ہوں جو ان کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ بہرحال انہوں نے حقیقی وقف کی رو سے خدمات سرانجام دیں اور واقفین زندگی کے لیے جب بھی وہ جاتے تو خاص طور پر ان کو دیکھتے، ان کا علاج کرتے اور اپنے گھر مہمان بھی ٹھہراتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ جب دورے پر گئے ہیں تو انہوں نے بھی ان کے ہاں قیام فرمایا تھا اور مہمان نوازی ان کی ایک خاص خصوصیت تھی۔ حنیف صاحب نے لکھا ہے کہ ایک فرشتہ تھے۔ یقیناً ایک چلتا پھرتا فرشتہ تھے۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت کرے۔ درجات بلند کرے۔ مہمان نوازی کے ضمن میں مَیں یہ بھی کہہ دوں کہ مہمان نوازی بھی مرد اسی وقت کر سکتا ہے جب گھر کی عورت بھی کر رہی ہو تو ان کی بیوی بھی، اہلیہ بھی بہت مہمان نواز ہیں، خدمت کرنے والی تھیں۔“

(خطبہ جمعہ 29اکتوبر 2021ء)

سامعین! آپ 28 اکتوبر 2021ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 70 سال کے قریب تھی۔ آپ کو مختلف عوارض کافی عرصہ سے تھے لیکن آپ حوصلہ اور ہمت کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے رہے لیکن ایک دم اچانک آپ کی طبیعت خراب ہوئی اور پھر بگڑ گئی اور آپ اللہ کے حضور حاضر ہوگئے۔ آپ 1976ء میں وصیت کے نظام میں شامل ہوئے۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔

آپ کی اہلیہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب مَیں بیماری کے دنوں میں ان سے ملنے گئی ہوں تو انہوں نے کہا کہ حضور کو سلام کہنا۔ اس دفعہ ایسا رنگ تھا کہ مجھے لگا جیسے کوئی الوداعی سلام کہہ رہے ہیں۔

مورخہ 29 اکتوبر 2021ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ میں آپ کے اوصاف بیان فرمائے اور آپ کی نمازِ جنازہ غائب پڑھائی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماتا رہے۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(کمپوزڈ بائی: عائشہ چوہدری۔ جرمنی)

✡✡✡✡